دار نہیں ہیں، اور اس موقع پر ان کی جانب ہمارا روّیہ ان کے ساتھ بعد میں تعلقات قائم کرنے میں ممدومعاون ثابت ہوسکتا ہے۔"

عرب ورلڈ منسٹریز (ARAB WORLD MINISTRIES) کے جناب بریان نَیل کا کہنا ہے کہ " اس دور میں عرب دنیا مشن کے لیے ایک ایسا میدان ہے جسے بہت کم سمجھا گیا ہے۔ یہ کس قدر المیہ ہے کہ جنگ نے عیسائیوں کو بیدار ہونے اور اس علاقے کا نوٹس لینے کا موقع دیا۔ شاید اس تمام ہنگامے کے ذریعے خدا ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کرانا چاہتا ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ ہم دعا کریں اور مشنری کام کے حوالے سے اس سب سے زیادہ نظرانداز کردہ خطّے میں اپنے کارکن روانہ کریں۔"

فیبا (FAR EAST BROADCASTING ASSOCIATION) ریڈیو کی عربی سروس کے نشرکنندگان اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ انہیں اس تنازعے کے نتیجے میں عالمِ اسلام کے مرکزی خطے کے لیے تسلی اور چیلنج کے پیغامات نشر کرنے کے بے مثال مواقع میسر آئے ہیں۔ (رپورٹ: ایوانجلزم ٹوڈے)

افریقہ

سوڈان: باغی "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" شمالی سوڈان میں بھی نفاذِ شریعت کی مخالف ہے۔

سوڈان کے فوجی رہنما جنرل عمر حسن البشیر نے مسلم اکثریت کے شمالی سوڈان میں اسلامی قانون (شریعت) کے فوری نفاذ کا اعلان کیا ہے۔

"31 دسمبر 1990ء کو سوڈان کے یومِ آزادی کے موقع پر ریڈیو اور ٹیلی وژن پر خطاب کرتے ہوئے جنرل البشیر نے کہا کہ جنوبی سوڈان کو جہاں عیسائیوں اور مظاہر پرستوں کی اکثریت ہے خود اپنا قانونی نظام اختیار کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور اس دوران میں وہاں کے قوانین تبدیل نہیں ہوں گے۔"

جنرل البشیر نے کہا کہ وہ "خدا کی منشاء اور عوامی مطالبے" کے مطابق یہ اقدام کررہے ہیں۔" شریعت کا نفاذ پوری ہوشمندی سے کیا جائے گا۔ اسلام کے اصولِ بردباری، عدل وانصاف نیز افراد اور گروہوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا۔

بنکاری کے نظام پر بھی شریعت کے اصولوں کو نافذ کرتے ہوئے انہوں نے "سرکاری لین دین میں سود کے خاتمے" کا اعلان کیا۔ جنرل البشیر نے کہا کہ حکومت نے "سوڈان کے قوانین پر نظرِ ثانی کر کے کہ وہ شریعت کے عین مطابق ہوں بہت بڑی پیش رفت کی ہے۔"

1989ء کے اواخر میں حکومت کی زیر سرپرستی منعقدہ ایک قومی کانفرنس نے مطالبہ کیا تھا کہ علاقائی اختلافات کو اہمیت دیتے ہوئے سوڈان کے سیاسی نظام کو وفاقی خطوط پر از سر نو مرتب کیا جائے۔

بغاوت کرنے والی سوڈان پیپلز لبریشن آرمی (ایس پی ایل اے) سوڈان بھر میں لادینی ریاست کےلیے کوشش کررہی ہے اور اس نے نفاذ شریعت کی مخالفت کی ہے۔

سوڈان کے سابق صدر جعفر النمیری نے 1983ء میں ملک بھر میں شریعت نافذ کی تھی لیکن دوسال بعد فوجی ٹولے کی طرف سے اس کا تختہ الٹنے کے بعد اس کا یہ فیصلہ غیر موثر ہوگیا۔

جنرل البشیر نے جون 1989ء میں اس وعدے کے ساتھ اقتدار پر قبضہ کیا کہ وہ تباہ کن خانہ جنگی کے خاتمے اور خستہ حال معیشت کی بحالی کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ انہوں نے کسی خصوصی مذہبی پروگرام کے بغیر متعدّد بار اپنے آپ کو "فرزندِ سوڈان" کہا ہے۔ لیکن جنگ میں مزید شدت آتی گئی کیوں کہ ایس پی ایل اے انہیں بنیاد پرست ہونے کا الزام دیتی ہے۔

تاہم نفاذ شریعت کے اعلان کے ساتھ ہی ہزاروں مسلمان "بنیاد پرست" خرطوم کی سڑکوں پر نکل آئے تاکہ وہ مظاہروں اور اجتماعات کے ذریعے سوڈانی فوجی رہنما سے تعاون کا اظہار کرسکیں۔

حکمران فوجی ٹولے کے ایک رکن کرنل محمدالامین خلیفہ نے ایک ایسے ہی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ شریعت کا نفاذ قیادت کا بنیادی کام رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ "ملک کے غیر مسلموں، بالخصوص جنوبی سوڈان میں رہنے والے عیسائیوں کے حقوق کا احترام کیا جائے گا۔"

سوڈان کے وزیر خزانہ عبدالرحیم حمدی نے یہ بھی وعدہ کیا کہ سوڈان کے مالی امور کو اسلامی قانون کے مطابق رکھنے کے لیے اگرچہ سود ممنوع ہوگا لیکن بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ساتھ لین دین اور سَودوں پر شریعت کا اطلاق نہیں ہوگا۔" (رپورٹ: اے پی ایس بلیٹن)